مولانا حافظ سیف الرحمان بی۔اے

مردوں کے حلقۂ عمل میں عورت کا شریک کار کرنا زناکاری، بیحیائی گھر کی تباہی کا موجب ہے

مضمون ہذا مفتی اعظم سعودی عرب سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ کے گرانقدر مقالہ "خطر مشارکۃ المرأۃ للرجل فی میدان عملہ" کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ "اخبار العالم الاسلامی عدد ۹۰۵ بمطابق ۲۲ مئی ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ مقالہ قرآن و حدیث سے استدلال ہے کہ ایک مسلمان کیلئے اس میں چون و چرا کی کوئی گنجائش نہیں اور اتنے دلائل کے ہوتے ہوئے دفتروں اور کارخانوں میں عورتوں کو ملازمت کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن آج کا مسلمان سب کچھ بالائے طاق رکھتے ہوئے گھریلو مستورات کو بھی دفتروں اور فیکٹریوں میں ملازمت دلوانے کیلئے مارا مارا پھر رہا ہے۔ اور ہماری بہنیں بھی اپنے گھر میں ملکہ بن کر بیٹھنے کی بجائے دفتروں میں غیر محرموں اور اجنبی افسروں کی ماتحتی پر ناز کرتی ہیں۔ ان سب کیلئے یہ مقالہ خصوصیت سے دعوت فکر دیتا ہے۔ فھل من مدکر!

(سیف الرحمٰن غفرلہ الرحمٰن)

عورت کو مرد کے حلقۂ عمل میں دعوت دینے سے عورت اور مرد کا اختلاط اور میل جول ہوجاتا ہے۔ یہ اختلاط کبھی تو اتنا واضح ہوتا ہے کہ ہر ایک اس سے آگاہ ہوتا ہے اور کبھی اشارۃً اور کنایۃً ہوتا ہے۔ اس کے جواز کیلئے یہ دلیل پیش کرنا کہ دورِ حاضر کے تقاضوں اور جدید تہذیب و تمدن کی مقتضیات کے مطابق ہے، ایک نہایت خطرناک غلطی ہے۔ اس کے نتائج خطرناک، ثمرات کڑوے کسیلے اور اس کا انجام ضرر رساں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں یہ بھی قباحت ہے کہ یہ شرعی نصوص سے متصادم ہوتا ہے اور ان سے ٹکراتا ہے۔ کیونکہ شرعی نصوص تو عورت کو گھر میں ٹھہرنے اور ان امور کی

طرف توجہ مبذول کرنے کا حکم دیتی ہیں جو گھر سے متعلق ہیں۔ لیکن اکثر لکھنے والوں کی زبان پر واضح طور پہ یہ الفاظ آتے ہیں بلکہ معلومات کے تمام وسائل میں یہ ذکر ہوتا ہے کہ عورت کو بھی ان میں مرد کے دوش بدوش کام کرنا چاہیے تاکہ پیداوار میں اضافہ ہو۔ لیکن لکھنے والے درحقیقت معاشرہ کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور اس کی بنیادوں کو منہدم کرنے کے درپے ہیں۔

حدیث کے دلائل :

ایسے واضح دلائل (کتاب وسنت میں) موجود ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ عورت کے ساتھ خلوت ممنوع ہے اور اسے دیکھنا حرام ہے۔ اور ایسے وسائل جو ایسے کاموں کا موجب ہوں جو اللہ نے حرام ٹھہرائے ہیں، ان پر اور غیر محرم مرد عورت کے اختلاط کی حرمت پر کافی دلائل موجود ہیں۔

زناکاری کا سبب :

سب سے پہلے اس اختلاط کا انجام کسی صورت میں بھی مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پھر صنفِ نسواں کو گھر سے نکالنا جو اس کی حقیقی مملکت ہے اور اس کی زندگی کا دائرہ کار فطرت کے خلاف ہے۔ عورت کی طبیعت جیسی اللہ تعالیٰ نے بنائی۔ ہے اس کے منافی ہے۔ مردوں کے مخصوص میدانِ عمل میں عورت کو شریک کار بننے کی دعوت دینا اسلامی سوسائٹی کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ کیونکہ زن و مرد کے اختلاط کا نتیجہ عموماً زناکاری ہوتا ہے جو سوسائٹی کیلئے ذلت و رسوائی کا باعث بنتا ہے اس سے سوسائٹی کی قدر و قیمت گر جاتی ہے اور بداخلاقی کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔

عورت پہ ظلم ہے :

یہ بات تو آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گھر کے اندرونی معاملات کی دیکھ بھال اور ایسے امور کو انجام دینے کیلئے عورت کو بنایا ہے، جو طبقہ اناث سے مخصوص ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عورت کو مرد کے حلقۂ عمل میں شامل کرنا اس کی طبیعت اور فطرت کے خلاف ہے۔ ایسا کرنا عورت پہ ظلم ہے اور اس کی نسائیت کو ختم کرنا ہے اور اس کی شخصیت پہ ایک ضرب کاری ہے جس کے اثرات اولاد پہ پڑتے ہیں کیونکہ وہ صحیح تربیت شفقت اور مامتا سے محروم رہتی ہے۔ ان امور کو والدہ نے انجام دینا تھا۔ لیکن وہ ان سے جدا کی گئی اور اپنی حقیقی مملکت سے محروم کر دی گئی۔ حالانکہ اسے صحیح آرام و راحت اور سکون گھر کے سوا کہیں میسر نہیں آسکتا ہم جو کچھ بیان کر رہے ہیں اس میں شک و شبہات کو کوئی دخل نہیں۔ کیونکہ سوسائٹی اور اجتماعات میں زن و مرد کے اختلاط سے جو آئے دن واقعات وقوع پذیر ہو رہے ہیں، ان سے زیادہ پختہ شہادت

کس کی ہوسکتی ہے ؟ اسلام نے مرد و زن کے ذمے علیحدہ علیحدہ ڈیوٹیاں لگائی ہیں ۔ جو ان میں سے ہر ایک کے لئے مخصوص ہیں تاکہ وہ اپنے حلقۂ عمل میں کام کرے جس سے سوسائٹی کے گھر کے داخلی اور خارجی امور صحیح معنوں میں سرانجام پائیں ۔

نقلی دلائل ، دلیل ۱ :

مرد کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ نان نفقہ کا انتظام کرے اور عورت کی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرے ، بچوں پر شفقت اور محبت کا اظہار کرے ، ان کو دودھ پلائے اور پرورش کرے اور ایسے امور کی طرف توجہ مبذول کرے جو چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری ہوتے ہیں ' ان کو مدرسہ میں جانے کے قابل بنا سکے ۔ بیمار ہونے کی صورت میں ان کا علاج معالجہ کرے اور تیمارداری کرے یعنی جو امور عورتوں سے مخصوص ہیں ۔

گھر کی ڈیوٹی کو چھوڑ کر عورت کا مردوں کے حلقۂ عمل میں کام کرنا گھر اور گھر میں رہنے والے چھوٹے بچوں کو تباہ و برباد کرنے کے مترادف ہے ۔ اور خاندان اور کنبہ کو حسی اور معنوی طور پر پاش پاش کرنے کے مترادف ہے ۔ اور ایسے موقع پر سوسائٹی بے معنی اور بے مقصد ہو کر رہ جائے گی ۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے :

" الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض و بما انفقوا من اموالهم " (النساء)

یعنی " مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو بعض پہ فضیلت دے رکھی ہے "

اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنا مال ان پہ خرچ کرتے ہیں ۔ تو اللہ کی سنت تو یہ ہے کہ مرد کو عورت پر حاکمیت حاصل ہے ۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پہ فضیلت دے رکھی ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ اس پہ دلالت کرتی ہے ۔

دلیل ۲ ۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو گھر میں ٹھہرنے کا حکم صادر کیا ہے اور زیب و زینت لگا کر گھر سے باہر جانے سے منع کیا ہے ۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اجنبی مرد عورت کا میل جول اور اختلاط ممنوع ہے اور اس کی کئی صورتیں ہیں ۔ غیر محرم مرد اور عورتوں کا کسی مکان میں اکٹھے ہو کر کوئی کام کرنا یا خرید و فروخت کرنا یا سیر و سیاحت کے لئے اکٹھے جانا یا سفر کرنا وغیرہ ۔ کیونکہ مرد کے حلقۂ کار میں عورت کا داخل ہونا اللہ تعالیٰ کی منہیات میں وقوع کا باعث ہے ۔ نیز اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت ہے اور اس کے حقوق کو

تلف کرنا ہے جو شریعت نے مسلمان عورت کے ذمے لگا رکھے ہیں۔ قرآن و سنت دونوں نے عورت مرد کے اختلاط اور میل جول کے تمام وسائل بھی ممنوع اور حرام ٹھہرائے ہیں۔ فرمانِ ایزدی ہے:

" وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا " (الاحزاب)

" اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جاہلیت کے زمانہ قدیم کے دستور کے مطابق زیب و زینت کے ساتھ گھر سے مت نکلو۔ نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ ادا کرتی رہو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو (ان احکام کی پابندی سے تمہیں مشکل میں ڈالنا مقصود نہیں بلکہ) اللہ تعالیٰ کا مقصد تو اے اہل بیت تمہیں نجاست سے پاک کرنا ہے اور تمہیں گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت کی باتیں جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر اذکار کیا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ رازداں خبردار ہے!"

تو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ازواج مطہرات اور تمام مسلمان اور مومن عورتوں کو شامل ہے۔ سب کو حکم ہے کہ گھر میں ٹھہریں کیونکہ اس میں ان کی حفاظت ہے اور فساد کے وسائل سے بچاؤ ہے۔ بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنے کا نام تبرج ہے (جس کی قرآنِ پاک نے ممانعت کی ہے) اس کے علاوہ اس میں اور بھی برائیاں پائی جاتی ہیں۔ پھر ان کو حکم دیا گیا کہ نیک عمل کریں جو انہیں بےحیائی اور برے کاموں سے باز رکھیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کریں۔ پھر ان کو توجہ دلائی کہ دنیا اور آخرت میں جو کام ان کیلئے نفع بخش ہے وہ قرآن کریم اور سنتِ رسولؐ کی پابندی ہے۔ اس سے قلوب کے زنگ دور ہو جائیں گے اور حق کی طرف راہنمائی ہوگی۔

دلیل ۳: نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا " (الاحزاب)

" اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی ازواج (مطہرات)، بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے فرمائیے کہ اپنی اوڑھنیاں نیچے لٹکائیں۔ اس طرح لوگوں کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ شریف عورتیں ہیں، پھر انہیں کوئی ایذا نہیں پہنچائی جائیگی (اگر اپنی احتیاط کے باوجود کوئی معمولی غلطی سرزد ہو گی تو) اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہے!"

یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی ازواج مطہرات، اپنی بیٹیوں اور عام مومن عورتوں سے فرمائیے کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے جسم پر اوڑھ لیں اور یہ اوڑھنی تمام جسم پر حاوی ہوتی ہے۔ اور یہ حکم اس وقت ہے جبکہ عورتیں کسی حاجت کے تحت گھر سے نکلنا چاہیں تاکہ عشاق قسم کے لوگوں کی اذیت سے محفوظ ہو جائیں ——— جب انفرادی طور پر عورت کا بے حجابی سے گھر سے باہر گھومنا خطرہ سے خالی نہیں تو مردوں کے خلقۂ عمل میں اور ان سے باہمی اختلاط کے بعد ان میں کام کرنے کی عورت کو کیسے اجازت ہو سکتی ہے؟ مزید برآں اپنی تقرری کے احکام جاری کرانے کے لئے افسر مجاز کے سامنے اپنی حاجت کا اظہار کرنا اور مردوں کے میدان میں ان کے دوش بدوش کام کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ جبکہ مذکورہ بالا صورتوں میں عموماً حیا کافور ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ لوگ دو مختلف اجناس کو، جو صوری اور معنوی لحاظ سے ایک دوسرے کے متضاد ہیں، یکجا کر کے اسے حسنِ ترتیب کے نام سے موسوم کرنا چاہتے ہیں۔

دلیل ۱۲ : اللہ عزوجل نے فرمایا:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ" (النور)

"اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہ کو (زناکاری سے) بچائیں۔ یہ امور ان کیلئے بہت ہی پاکیزگی کا باعث ہیں۔ (اگر تم ان امور کی پاسداری نہ کرو گے تو) اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے باخبر ہیں جو وہ (مومن) کرتے ہیں۔ اور مومن عورتوں سے فرمائیے کہ اپنی آنکھیں نیچی کر لیں، اپنی شرم گاہوں کو (زناکاری سے) بچائیں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں مگر جو بے اختیاری سے ہو جائے (اسے اللہ تعالیٰ معاف فرما دینے والے ہیں) اور اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈال لیں"

یعنی مومن مرد اور عورتیں چلتے وقت اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ ادھر ادھر غیر محرموں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مت دیکھیں اور زناکاری سے بچیں۔ پھر فرمایا یہ کام نہایت پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہے ——— اور یہ بات تو آپ خوب جانتے ہیں کہ بدکاری اور زناکاری سے بچنے کا یہی طریقہ ہے کہ ایسے تمام وسائل جو زناکاری کا سبب بنیں، ان سے پرہیز کی جائے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اجنبی عورتوں کو دیکھنا اور عورتوں کو مردوں سے اختلاط اور میل جول اور مردوں کا عورتوں کے ساتھ میدانِ عمل میں کام کرنا زناکاری اور بےحیائی کا بہت بڑا سبب ہے۔ اور پھر اس صورت میں یہ دونوں امور (غضِ بصر اور احصانِ فرج)

جو ایک مومن سے مطلوب ہیں، کا ہونا محال ہے جبکہ مرد و عورت (اجنبی) ایک دوسرے کے شریک کار ہوں۔ تو معلوم ہوا کہ عورت کا کسی میدان میں مرد کے ساتھ شریک کار ہونا یا مرد کا کسی عملی میدان میں عورت کے ساتھ کام کرنا ایسا امر ہے جس میں غضِ بصر اور احصانِ فرج ناممکنات سے ہیں۔ مزید برآں اس سے نفس کی پاکیزگی اور طہارت بھی قائم نہیں رہتی اور اس طرح احکام خداوندی کی صریح خلاف ورزی ہوتی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو غضِ بصر، زنا کاری سے بچنے اور غیر محرم مردوں سے زینت چھپانے اور اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈالنے کا حکم دیا ہے تاکہ سر اور چہرہ چھپ جائے کیونکہ یہ سر اور چہرے کا محل ہے۔ جب عورت مردوں کے حلقۂ عمل میں کام کرنے لگے تو ان احکامات کی پابندی ناممکن ہو کر رہ جاتی ہے بلکہ ان ممنوعات کے لئے راہ ہموار ہوتی ہے۔

__دلیل نمبر ۵:__

اسلام نے ایسے تمام وسائل اور ذرائع کو ممنوع قرار دیا ہے جو امورِ ممنوعہ کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے عورتوں کو دلآویز اور پرکشش لب و لہجہ سے (اجنبی مردوں سے) گفتگو کرنے سے منع کیا ہے۔ کیونکہ اس سے خواہشاتِ نفسانی بھڑک اٹھتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ" (الاحزاب)

"اے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج (مطہرات) تمہاری حیثیت ایک عام عورت کی نہیں (بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے بہت شرف بخشا ہے) بشرطیکہ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو (اور پرہیزگاری میں یہ بات بھی شامل ہے کہ) کسی غیر محرم سے دلآویز باتیں نہ کرو کیونکہ جو شخص جنسی خواہشات کا مریض ہے اس کے جذبات برانگیختہ ہو جائیں گے۔"

پس جب نسوانی آواز سے ہی بقولِ خداوندی حیوانی جذبات بھڑک سکتے ہیں تو مردوں اور عورتوں کا باہمی شریکِ کار ہو کر کام کرنا کیونکر ان جذبات پر قابو رکھ سکتا ہے؟

__دلیل نمبر ۶:__ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ جب عورت مرد کے حلقۂ عمل میں کام کرے گی تو ان سے لازماً بات چیت کرے گی۔ اور یہ بھی لازمی امر ہے کہ وہ ایک دوسرے سے شیریں لہجہ اور پرکشش طریقے سے باتیں کریں گے۔ چنانچہ شیطان جو گھات میں رہتا ہے اسے انسان کو گمراہ کرنے کا موقع مل جاتا ہے لہٰذا وہ اس کام کو مزین کرتا ہے اور اس میں کشش پیدا کر کے ان کو زنا کاری کی دعوت دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جو حکیم و علیم ہیں، جن کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے اور جو فطرتِ انسانی سے

سب سے بڑھ کر واقف ہیں، انہوں نے مرد و عورت کو حجاب کا حکم دیا ہے تاکہ مرد و عورت فتنہ سے محفوظ رہیں اور اس حجاب کے باعث مرد و عورت کے قلوب کی طہارت مجروح نہ ہو ——— ارشادِ ربانی ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ" (الاحزاب)

"اور جب ان (ازواجِ مطہرات) سے کچھ پوچھنا چاہو، تو پردے میں رہ کر پوچھو۔ یہ بات اگر تمہیں گراں محسوس ہو گی لیکن تمہارے اور ان کے قلوب کیلئے پاکیزگی کا بہت بڑا سبب ہے!"

لباس کے ساتھ چہرہ اور جسم ڈھانپنے کے بعد عورت کا بہترین حجاب گھر ہے۔ اس لئے اسلام نے اجنبی مردوں کے ساتھ اختلاط کرنے سے عورت کو منع فرما دیا ہے تاکہ بلا واسطہ یا بالواسطہ کوئی فتنہ نہ کھڑا کرے۔ اسلام نے اسے گھر میں ٹھہرنے کا حکم دیا اور باہر جانے سے منع کیا۔ ہاں البتہ کسی اشد ضرورت کے تحت شرعی آداب کو ملحوظ رکھ کر باہر نکلنے کی اجازت دی۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو گھر میں ٹھہرنے کے لئے "قرار" کا لفظ بیان فرمایا ہے۔ یہ معناً سب سے زیادہ رفعت والا ہے، عورت کے وجود کو اسی میں استقرار ہے اور اس کے قلب کو اسی میں راحت ہے اور یہی اس کے انشراحِ صدر کا موجب ہے۔ تو اس قرارگاہ سے عورت کا نکلنا اپنے آپ کو اضطراب میں ڈالنا ہے۔ اس قرارگاہ سے عورت نکل کر قلبی پریشانی میں مبتلا ہو جاتی ہے اور دل کی تنگی کا شکار ہو جاتی ہے۔ اور اپنے وجود کو ایسے امور کیلئے پیش کرتی ہے جن کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اسلام نے اجنبی عورت کے ساتھ خلوت سے مطلقاً منع کیا ہے۔ اسی طرح غیر محرم کے ساتھ عورت کو سفر کرنے سے روکا۔ حتیٰ کہ غیر محرم کے ساتھ سفرِ حج کی بھی اجازت نہیں دی۔ جب اسے سفر ناگزیر ہو تو محرم کے ساتھ سفر کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ تاکہ فساد اور خرابی کے ذرائع مسدود کئے جائیں اور گناہ کا دروازہ مقفل کیا جائے اور برائی کے تمام اسباب کا خاتمہ کیا جائے۔ اور فریقین شیطانی مکر و فریب کے جال سے محفوظ ہو جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ما نزلت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء"

یعنی "میرے بعد مردوں کے لئے سب سے بڑا فتنہ عورتیں ہونگی۔"

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا ہے:

"اتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء"

"دنیا اور عورتوں کے فتنے سے بچو۔ کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتیں ہی تھیں۔"

مجوزین کی دلیل اور اس کا جواب:

بعض ظاہربین لوگ مرد و عورت کے اختلاط اور باہمی شریکِ کار ہونے کو جائز سمجھتے ہیں (اور) اس سلسلہ میں

بعض شرعی نصوص بھی بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے ان شرعی نصوص کا مفہوم اور مدعا نہیں سمجھا اور ناواقفیت کی بنا پر جواز کا فتویٰ صادر کر دیا۔ کیونکہ ان نصوص کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے سینہ منور کیا اور دین میں کچھ واقفیت رکھتا ہے۔ اور تمام دلائل شرعی کو ملا کر نتیجہ اخذ کرے اور اس کے تصور میں یہ ہو کہ اسلام ایک وحدت کا نام ہے جس کی جزئیات کو اس سے الگ تصور نہیں کیا جا سکتا۔

وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات آپ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے محرم ان کے ساتھ تھے، غیر محرموں کے ساتھ نہیں گئی تھیں، پھر ایسے امور کے لئے گئی تھیں جن میں فساد اور خرابی کا کوئی شائبہ نہیں تھا۔ کیونکہ ان کا ایمان محکم اور تقویٰ مضبوط تھا۔ ان کے محرم ان پر نگران تھے اور آیتِ حجاب کے نزول کے بعد وہ پردہ کی پابندی کرتی تھیں۔

لیکن ہمارے زمانے کی عورتوں کا معاملہ ان کے برعکس ہے۔ اور یہ بات بھی واضح ہے کہ عورت کا گھر سے نکل کر میدانِ عمل میں کودنا یہ ان حالات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ جن حالات میں وہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں ساتھ جاتی تھیں تو اس کے ساتھ قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ نیز اس کا مفہوم اور معانی جو سلفِ صالحین نے سمجھے ہیں وہ کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے بہت قریب ہیں۔ موجودہ دور کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے زن و مرد کے دائرۂ عمل کو اختلاط کے قائلین کی طرح وسیع کیا۔ کیا انہوں نے کہیں ذکر کیا ہے کہ عورت زندگی کے تمام شعبوں میں مرد کی شریک کار رہے؟ کیا انہوں نے غیر محرم عورتوں کے اختلاط اور میل جول کو جائز قرار دیا ہے۔ یا انہوں نے ازواجِ مطہرات کے سفر کو بھی مخصوص حالات کے ساتھ مشروط کیا ہے؟

جذبات کا برانگیختہ ہونا:

جب ہم تاریخ میں اسلامی فتوحات اور غزوات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں زن و مرد کا ایک ہی حلقۂ عمل میں کام کرنے کا کہیں ثبوت نہیں ملتا۔ اور دورِ حاضر میں جو یہ کہا جاتا ہے کہ عورت کو زنانہ فوج میں بھرتی کیا جائے اور مسلح ہو کر مردوں کی طرح جنگ کرے تو یہ کوئی بعید از عقل نہیں کہ یہ خرابی اور فساد کا منبع ثابت ہو جس سے فوج کے اخلاق پہ زد پڑتی ہو۔ اور اس کا نام لشکر کا آرام اور راحت رکھا جاتے کیونکہ جب مرد کسی عورت سے خلوت میں ملتا ہے۔ تو فریقین کے جذبات برانگیختہ ہو جاتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے آرام و راحت اور جنسی میلان کی باتیں کرتے ہیں۔ رفتہ رفتہ بات آگے بڑھتی جاتی ہے۔ اس لئے فتنے کے دروازے کو پہلے سے ہی بند رکھنا بہت اچھا اور قابلِ احتیاط ہے اور مستقبل میں ندامت سے بچاؤ کا باعث ہے۔

زوالِ امت کا باعث:

تو اسلام مفاد کے حصول یا فساد کو مٹانے اور ایسے دروازے بند کرنے کا خواہاں ہے جو مفاسد اور برائیوں کا ذریعہ نہیں۔ مرد اور عورت کا ایک ہی حلقۂ کار میں کام کرنا امت کے زوال وانحطاط اور معاشرے کی خرابی کا باعث بنتا ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کیونکہ رومیوں اور یونانیوں کی قدیم تاریخی تہذیبات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اقوام کے زوال کے اسباب میں سب سے بڑا سبب عورت ہی تھی جس نے اپنے مخصوص دائرۂ عمل سے نکل کر مردوں کے دائرۂ عمل میں پاؤں پھیلائے۔ نیز مردوں اور عورتوں کا ایسے کام لیں ایک ہی حلقۂ عمل میں کام کرنا جو اخلاق کے لئے تباہ کن ہو، مادی اور معنوی لحاظ سے امت کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ نیز گھر سے باہر کے امور میں عورت کا مشغول ہونا مرد کی بے کاری اور امت کے خسارے کا باعث بنتا ہے۔ اس سے کنبے کا محل زمین پر آگرتا ہے اور اولاد بد اخلاقیوں کا شکار ہو جاتی ہے۔

مزید برآں اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر حاکم بنایا ہے۔ اسلام کی تو یہی خواہش ہے کہ عورت تمام ایسے امور سے علیحدہ اور کنارہ کش ہو جائے جو اس کی طبیعت کے خلاف ہیں۔ اسلام نے عورت کو حکومت کی سربراہی اور قضا کا عہدہ اور دیگر ایسے امور جو مقبولیتِ عامہ سے متعلق ہیں، اس لئے روکا ہے کہ وہ اس کی اہل نہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"لن یفلح قوم ولوا امرهم امرأة" (بخاری)

یعنی "جو قوم اپنے (حکومت کے) معاملات کسی عورت کے سپرد کرتی ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔"

تو عورت کیلئے مردوں کے حلقۂ عمل میں دروازہ کھولنا گویا کہ جس بات کا اسلام خواہاں ہے، اس کی مخالفت کرنا ہے۔ اسلام تو عورت کی سعادت اور آرام وسکون کا ہمیشہ خواہاں رہا ہے۔ اسلام نے عورت کو فوج میں بھرتی ہونے سے منع کیا ہے۔ کیونکہ یہ اس کا حلقۂ عمل نہیں۔ حالانکہ مختلف تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ایک مرد اور عورت فطری طور پر ایک دوسرے کے مساوی نہیں۔ اس کے علاوہ کتاب و سنت میں واضح الفاظ میں ذکر ہے کہ مرد اور عورت کی طبائع ایک دوسرے کے برعکس ہیں اور دونوں کے فرائض مختلف ہیں۔ جو لوگ مساوات کا نعرہ لگاتے ہیں اور زیورات کی دلدادہ اور اپنا مافی الضمیر کا اظہار نہ کر سکنے والی جنس کو مرد کے مساوی تصور کرتے ہیں وہ نادان اور بے وقوف ہیں یا پھر مرد اور عورت کے بنیادی امتیازات سے ناواقف ہیں۔

چند بڑے زعماء اور حکماء کے اقوال: ہم نے جو شرعی دلائل اور واقعات بیان کئے ہیں۔ وہ زن و مرد

کے اختلاط اور ایک دوسرے کے شریک کار ہونے کی ممانعت کے لئے کافی ہیں۔ طالب حق کو ان پر قناعت کرنی چاہیئے۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ بعض لوگ بعض مغربی اور مشرقی لیڈروں کے اقوال کو اس قدر اہمیت دیتے ہیں کہ کلام اللہ اور کلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی فوقیت دیتے ہیں اور بزرگانِ دین کی کلام سے بھی انہیں اہم سمجھتے ہیں۔ ہم نے مناسب سمجھا کہ اہلِ مشرق اور مغرب کے اقوال ان کے گوش گزار کریں اور بتائیں کہ انہوں نے عورت مرد کے اختلاط اور یکجا کام کرنے کو فساد اور خرابی کا منبع اور مرکز ٹھہرایا ہے۔ تاکہ وہ ان کے لئے کافی ہو سکیں۔ اور انہیں اس بات کا علم ہو جائے کہ ان کا دین اسلام جو احکام لے کر آیا اور اختلاطِ مرد وزن سے منع کیا ہے تو اس میں طبقہ نسواں کی تکریم اور فضیلت کا اظہار ہوتا ہے نیز اس میں ان کی عزت و ناموس کی حفاظت ہے اور نقصان رساں وسائل سے بچاؤ ہے۔

لادی کوک:

انگلینڈ کی ایک مصنفہ خاتون لادی کوک بیان کرتی ہے کہ مرد وزن کے اختلاط کو مرد پسند کرتے ہیں لیکن عورت اسے پسند نہیں کرتی۔ اسی لئے عورت سے ایسے کام کی توقع کی جاتی ہے جو اس کی فطرت کے برخلاف ہے۔ لیکن یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ مرد وزن کا میل جول جسقدر زیادہ ہوگا اسی قدر اولادِ زنا کی کثرت ہوگی اور عورت کے لئے یہ اختلاط ایک مصیبتِ عظمیٰ سے کم نہیں ہوگا۔ . . . آخر میں کہتی ہے کہ عورتوں کو مردوں سے دور رہنے کی تلقین کرو اور انہیں خبر دو کہ ایک پوشیدہ فریبی شیطان ان کی گھات میں ہے۔

شوپنہور:

ایک جرمنی مصنف شوپنہور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ مرد وزن کا باہمی میل جول ہمارے حالات کی تربیت میں ایک بہت بڑا شگاف ہے۔ اس صورت میں عورت مرد سے بزرگی اور شان و شوکت میں گوئے سبقت لے جانے کی تگ و دو کرتی ہے اور دنیاوی لالچ اور طمع اس پر سوار ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ تہذیب و تمدن کو اپنی فاسد آراء اور قوی دلائل سے بگاڑ دیتی ہے۔

لورڈ بیرون کہتا ہے:

اے مطالعہ کرنے والے، اگر آپ غور و فکر سے کام لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ زمانہ قدیم میں یونانیوں نے عورت کو صنعت و حرفت کے کاموں پر مامور کیا تھا جو اس کی فطرت کے خلاف ہیں اور میں سمجھتا ہوں عورت کا گھریلو کاموں میں منہمک ہونا ضروری ہے جبکہ ایسی صورت میں عمدہ غذا اور عمدہ لباس میسر آ سکتے ہیں۔ نیز غیر محرموں کے اختلاط سے بچنا اور حجاب ضروری ہے۔

سموئیل سمائلس :

ایک انگریز مصنف اپنے خیالات کی ترجمانی یوں کرتا ہے کہ وہ نظام جو عورت کو کارخانوں اور فیکٹریوں میں دھکیل کر کام پر لگاتا ہے تاکہ ملک کی پیداوار میں اضافہ ہو، اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ گھریلو زندگی کا محل منہدم ہوجاتا ہے کیونکہ اس نے گھر پر حملہ کیا جس سے خاندان کا شیرازہ بکھر گیا اور ان کی اجتماعی زندگی منقطع ہوگئی۔ یہ ایک ایسا نظام ہے کہ بیوی کو اس کے خاوند سے چھین لیتا ہے، اولاد کو ان کے عزیزوں سے جدا کر دیتا ہے۔ نیز اس نظام کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت میں سفلی اخلاق ابھر آتے ہیں۔ کیونکہ عورت کو کارخانہ اور دفتر میں کام کرنے کے لئے قدرت نے نہیں پیدا کیا۔ بلکہ اس کی غرض و غایت اور اصل ڈیوٹی تو یہ ہے کہ گھریلو امور کا انتظام کرے۔ مثلاً گھر کی دیکھ بھال، اولاد کی صحیح تربیت اور معاشی وسائل، جو گھر میں میسر آسکتے ہیں، ان میں میانہ روی اختیار کرنا۔ لیکن کارخانے اور فیکٹریاں اور دفتر صنفِ نازک کو اس کے تمام واجبات اور اصل ڈیوٹی سے محروم کر دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے (کہ ایسی عورتیں جو دفتروں اور کارخانوں میں کام کرتی ہیں) ان کا گھر گھر کہلانے کا مستحق نہیں رہتا اور اولاد کی صحیح تربیت نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ اصل ڈیوٹی کو چھوڑ کر مہمل اور غلط امور میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ مزید برآں زوجین میں محبت ختم ہو جاتی ہے۔ اور عورت کے ذہن میں ایک ایسی تاثیر پیدا کرتی ہے کہ جس سے اس کی فکری اور اخلاقی تواضع کا خاتمہ ہو جاتا ہے درحقیقتاً اسی پر عورت کی فضیلت اور قدر و منزلت کا دارومدار ہے۔

ڈاکٹر ایڈ ایلین کہتی ہے کہ امریکہ میں خاندانی کشمکش کا سبب اور سوسائٹی میں کثرتِ جرائم کی وجہ یہ ہے کہ عورت نے آمدنی میں اضافہ کرنے کی غرض سے اپنا گھر چھوڑ دیا۔ اس طرح اس نے آمدنی میں اضافہ تو کرلیا لیکن اخلاقی سطح پر بہت نیچے گر گئی۔ پھر کہتی ہے کہ تجربہ اس بات کا شاہد ہے کہ نئی پود کو بگڑنے اور خراب ہونے سے بچاؤ کی صرف ایک صورت ہے کہ عورت اپنے گھر میں واپس چلی جائے۔

امریکی کانگرس کا ایک ممبر اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے کہ عورت جب تک اپنے گھر میں ہے، حکومت کی صحیح خدمت کرسکتی ہے۔ اس کا گھر میں ٹھہرنا اس کی فطرت کے عین مطابق ہے۔ ایک اور ممبر بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے ممتاز کیا ہے۔ اسی لئے اس سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ ان بچوں کو گھر میں چھوڑ کر خود بیرونی دنیا میں کام کرے۔ بلکہ اس کی سب سے بڑی ڈیوٹی یہ لگائی کہ گھر میں رہ کر ان کی نگہداشت کرے۔

شوپنہور ایک جرمن کہتا ہے کہ عورت کو اس کی پوری آزادی دیجئے لیکن اس میں کوئی مرد اس کا رقیب نہ ہو۔ پھر ایک سال کے بعد آپ مجھے ملاقات کا موقع دیجئے۔ اور دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ عورت

عفت و ادب اور فضیلت کے لازوال گہنے سے آراستہ ہو گی پھر میرے مرنے کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کیا میری رائے درست تھی یا غلط تھی ——— مذکورہ بالا تمام اقوال ڈاکٹر مصطفےٰ احسنی سباعیؒ نے اپنی کتاب "المرأۃ بین الفقہ والقانون" میں بیان کئے ہیں۔

اگر ہم چاہیں کہ مغرب کے منصف مزاج لوگوں کے تمام اقوال بیان کریں جو انہوں نے اختلاط کے مفاسد میں بیان کئے ہیں جو عورتوں کے مردوں کے حلقۂ عمل میں شامل ہونے سے وقوع پذیر ہوتے ہیں تو کلام بہت طویل ہو جائے گی اسی لئے چند اشارات پر اکتفا کیا گیا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ عورت کا گھر میں ٹھہرنا اور امور دین کی انجام دہی کے بعد گھریلو معاملات کی ذمہ داریوں کو نبھانا عورت کی فطرت کے عین مطابق ہے اور اسی میں اس کا فائدہ بھی ہے ——— سوسائٹی کا بھی اور نئی پود کا بھی! ——— ہاں البتہ اگر اس کے پاس زائد وقت ہو تو عورت کے حلقۂ عمل میں شامل کیا جائے جیسے عورتوں کی تعلیم، بیمار کا علاج معالجہ اور تیمار داری وغیرہ جو عورتوں کے حلقۂ عمل میں عورتیں کام کرتی ہیں جیسے اوپر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایسے امور میں جو عورتوں کے حلقۂ عمل سے متعلق ہیں، انہیں مشغولیت بھی ہوتی ہے، مردوں سے تعاون کی بھی یہ بہترین صورت ہے اور سوسائٹی کی ترقی کا باعث ہے۔ اس سلسلہ میں ہم امہات المومنین کے دور کو نظر انداز نہیں کر سکتے اور ان لوگوں کے راستہ کو جو ان کے طریقہ پر چلے کہ انہوں نے امت کی تعلیم کے لئے کس قدر کدو کاوش کی اور توجہ مبذول کی اور اللہ اور اس کے رسول کی تبلیغ کے لئے جدو جہد کی، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور آج پھر اللہ تعالیٰ ان کی مثل عورتیں پیدا کرے کہ جنہوں نے پردہ کی پابندی کی اور اپنے نفس کی عفت اور پاکدامنی کو قائم رکھتے ہوئے، مردوں کے میدان میں مردوں سے میل جول سے اجتناب کرتے ہوئے سب کام کئے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال ہے کہ تمام لوگوں کو ان کے فرائض سے روشناس کرائے اور ان کی مدد کرے تاکہ اپنی ڈیوٹی کو ایسے طریقے سے ادا کریں جو اسی کی رضامندی کا باعث ہوں اور تمام مسلمانوں کو فتنہ کے ذرائع اور مفاسد کے اسباب اور شیطان کے جال سے محفوظ فرمائے۔ انہ جواد کریم وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ!

نیا خریداری رجسٹر تیار کرتے ہوئے بعض خریدار حضرات کے خریداری نمبر میں معمولی ردوبدل ہوئی ہے۔ اپنا صحیح خریداری نمبر اپنے نام آنے والے پرچہ پر لگی ہوئی پتہ کی نئی طبع شدہ چٹ پر سے نوٹ فرمالیں، قارئین کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے ——— والسلام! (اکرام اللہ ساجد ناظم دفتر)